صائمہ ممتاز* ڈاکٹر فرزانہ ریاض**

عہد حاضر کے چند پاکستانی شعراء اور فکر اقبال

Few Pakistani Poets of Present Era and Thoughts of Iqbal

Abstact:

Few Pakistani poets and thoughts of IqbalAllama Muhammad Iqbal is a universal literary figure. Many poets have used his thoughts, ideas, and art from the age of Iqbal until now and have promoted and published Iqbal's thought in his poetry. In this research paper, the impact of Allama Iqbal's thought is presented by analyzing the poetry of selected poets. Among these poets, KhayalAfaqi, Dr. Qasim Jalal, WaheeduzZaman Tariq, AkramKunjahi, RiazRahi and Dr. AyyubSabir's intellectual work is presented in a research style. The results prove that the effects of Iqbal's thought are more than those of other poets.

Keywords: Allama Iqbal,effects of Iqbal's thought, KhayalAfaqi, Dr. Qasim Jalal, WaheeduzZaman Tariq, AkramKunjahi, RiazRahi, Dr. AyyubSabir

عہد حاضر بظاہر تو سائنسی، اقتصادی، معاشرتی اور تعلیمی ترقی سے عبارت ہے۔ لیکن اگر اس دور کی تہذیبی، تمدنی، مذہبی، اخلاقی اور فکری اقدار کا جائزہ لیا جائے تو یہ انکشاف ہو گا کہ انسان کی موجودہ زندگی کا معیار کھو رہا ہے۔ ظاہری چکا چوند کی خواہش نے مسلمان کو اپنے سحر میں جکڑ رکھا ہے۔ ہمارا المیہ یہ ہے کہ علامہ محمد اقبال کے دور میں امت مسلمہ کو جن مسائل کا سامنا تھا، آج بھی وہ مسائل بر قرار ہیں۔ علامہ محمد اقبال وہ عالمگیر ادبی شخصیت ہیں۔ جن کے افکار، تصورات اور فن سے عہد اقبال سے تا حال متعدد شعراء نے استفادہ کیا ہے اور اپنی شاعری میں فکر اقبال کی ترویج و اشاعت کی ہے۔ اقبالی فکر کی مقبولیت اور اہمیت کے حوالے سے ڈاکٹر فرمان فتح پوری رقم طراز ہیں:

"اقبال بیسویں صدی کا ایسا عظیم مفکر شاعر ہے جس نے جدید فلسفے کے گہرے مطالعے ،انسانی غم خواری کے شدید جذبے اور غیر معمولی فنی بصیرت کی مدد سے مشرق و مغرب

* ایم۔ فل اردو، سی۔ ٹی۔ آئی، گورنمنٹ گریجوایٹ کالج وہاڑی ** اسسٹنٹ پروفیسر جی سی یونیورسٹی لاہور

دونوں کو یکساں متاثر کیا ہے اور جیسے جیسے وقت آگے بڑھ رہا ہے اقبال اور اقبالیات کے مطالعے کی مقبولیت و اہمیت بھی بڑھتی جا رہی ہے"(1)

زیر نظر مضمون میں راقمہ الحروف نے عہد حاضر کے چند پاکستانی شعراء، خیال آفاقی، سید قاسم جلال، وحید الزمان طارق، اکرم کنجاہی، ریاض راہی اور محمد ایوب صابر کی شاعری پر فکر اقبال کے اثرات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔

خیال آفاقی (1926ء آگرہ)

کراچی میں مقیم معروف شاعر، نثار، افسانہ نگار اور ناول نگار پروفیسر خیال آفاقی کا تعلق ایک مذہبی خانوادے سے ہے۔ اس لیے ان کی شخصیت اور شاعری میں فکر اقبال کے اثرات اور قلندرانہ صفات در آئی ہیں۔ تیس سے زائد نثری اور شعری کتب کے مصنف ہیں۔ علامہ اقبال اور ان کی شاعری میں جو موضوعات مشترک ہیں ان میں خودی، تصور شاہین، جستجو و عمل، مرد مومن، افرنگ، فطرت اور عقل و عشق وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ خیال آفاقی کی شاعری پر فکر اقبال کے اثرات اور اسلوب کے حوالے سے پروفیسر مقصود پرویز لکھتے ہیں:

"پروفیسر خیال آفاقی صاحب جہاں نثر میں ایک منفرد اور طرح دار انداز رکھتے ہیں۔ وہیں شاعری میں بھی ایک جداگانہ رنگ لیے ہوئے ہے، قدیم اور جدید کے جھگڑے میں پڑے بغیر شعر کو پر مغز بنانے پر زور دیتے ہیں۔ گو آپ کی شاعری پر فکر اقبال سایہ فگن نظر آتی ہے۔ تاہم جو خیال بھی آپ کے ذوق لطیف سے ہم آہنگ محسوس ہوتا ہے اسے شعری قالب میں ڈھالتے وقت اس تکلف کا اہتمام نہیں کرتے کہ یہ کس قبیل کے رنگ میں شمار کیا جائے گا"(2)

علامہ محمد اقبال نے عشق کو عقل پر ترجیح دی ہے۔ ان کے نزدیک عشق انسان کو منزل مقصود تک پہنچاتا ہے جبکہ عقل محض راستہ دکھاتی ہے اور انسان کو واہمہ میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اقبال کے نزدیک منزل تک پہنچنے کے لئے عقل اور عشق کا امتزاج ناگزیر ہے۔ علامہ محمد اقبال کے بقول:

گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور

چراغ راہ ہے، منزل نہیں ہے!

(کلیات اقبال، ص376)

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں

عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

(کلیات اقبال، ص282)

خیال آفاقی "عقل" کی خرابیاں بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

کھو چکی ہے دور حاضر میں خرد اپنے حواس
"آئی ٹی" کے ماسوا کچھ بھی نہیں ہے اس کے پاس

(غبار جنوں، ص116)

پاگل نہ کر دے تجھ کو کہیں عقل بے شعور
جایا نہ کر خیال تو اس بدگماں کے پاس

(غبار جنوں، ص168)

علامہ محمد اقبال نے عشق کی عظمت یوں بیان کی ہے:

عشق کی ایک جست نے طے کر دیا قصہ تمام
اس زمین و آسماں کو بیکراں سمجھا تھا میں

(کلیات اقبال، ص310)

علامہ اقبال کی طرح خیال آفاقی کے ہاں بھی شاہین طاقت، غیرت اور بہادری کی علامت ہے جب کہ "کرگس" اور "زاغ" کمزوری ،بزدلی، عیاری اور لاغری کی علامت ہیں۔ دونوں پرواز تو ایک ہی فضا میں کرتے ہیں جب کہ مقصد اور منزل جدا ہے۔ خیال آفاقی کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے جو افکار اقبال اور اسلوب اقبال سے مماثلت رکھتے ہیں :

ممکن نہیں کہ آئے نہ لبیک کی صدا
مومن کا دل ہو اور مثل حرم نہ ہو

(غبار جنوں، ص40)

فرنگ جس میں بدل ڈالا رنگ دنیا کا
خود اس کا رنگ بدلتے ہوئے بھی دیکھتا ہوں

(غبار جنوں، ص51)

اس دانش افرنگ کی کیا کیجیے تقلید
جس کی نہ کوئی سمت نہ منزل نہ ٹھکانا

(غبار جنوں، ص53)

دونوں کی پرواز کا مقصد الگ منزل الگ

اڑتا ہے شاہین بھی، پرواز بھی کرتا ہے زاغ

(غبار جنوں، ص133)

بدل سکتی نہیں ہے نور میں نرگس کی بے نوری

لگا بھی دے اگر لقمان اس کی آنکھ میں سرمہ

(غبار جنوں،145)

خیال آفاقی کی شاعری میں عصر حاضر کے انسان کے زوال کو موضوع بنایا گیا ہے۔علاوہ ازیں وہ فطرت سے مکالمہ کرتے بھی نظر آتے ہیں۔اس ضمن میں ان کی نظموں "موجودہ انسان کا زوال" اور "ستاروں سے خطاب" کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر سید قاسم جلال(1948ء)

بہاولپور میں مقیم ڈاکٹر سید قاسم جلال پنجابی، سرائیکی،فارسی اور اردو ادب کا معتبر حوالہ ہیں۔ آپ کو بچپن سے ہی شعر و سخن سے گہرا شغف تھا۔اس لیے نو سال کی عمر میں آپ نے شاعری کا آغاز کر دیا۔ آپ کی تاحال 40 سے زائد شعری و نثری تصانیف شائع ہو چکی ہیں۔ آپ علامہ محمد اقبال کو اپنا روحانی اور فکری پیر و مرشد قرار دیتے ہیں۔ آپ کی شاعری پر فکر اقبال کی گہری چھاپ نظر آتی ہے۔ آپ کے متعدد اشعار فکر اقبال کی توسیع معلوم ہوتے ہیں۔ پروفیسر شفیق الرحمٰن الہ آبادی آپ کی شاعری کو فکر اقبال کا جوہر اور ملخص قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "ڈاکٹر سید قاسم جلال کی تمام نظم و نثر پر فکر اقبال کا رنگ غالب ہے۔انہوں نے اپنی شاعری میں فکر اقبال کا وہ جوہر اور ملخص پیش کیا ہے جو روح اقبال کے عین مطابق ہے۔ ڈاکٹر سید قاسم جلال، علامہ محمد اقبال کی شخصیت اور شاعری سے متاثر ہیں اس لیے ان کی شخصیت، تہذیب، گفتگو اور شاعری میں فکر اقبال کی جھلک ملتی ہے۔ بالخصوص شعری مجموعوں "رموز عرفاں"، "صوراسرافیل"، "بانگ جرس"، "پس ایں باید کرد" اور "قم باذن اللہ" میں وہ فکر اقبال کے توسیع کار کی حیثیت سے سامنے آئے ہیں۔"(3)

تصور خودی، تصور مرد مومن، قومی شاعری، تصور تعلیم، تصور عورت، تصور خیر و شر، تصور تقدیر، عالمی مسائل کا بیان، ملکی صورتحال، دعوت عمل، متوسط طبقہ کی حمایت، عہد حاضر کے تہذیبی، سماجی، سیاسی، مذہبی اور اخلاقی مسائل، دین اسلام کے اقدار، امت مسلمہ کی پستی کی وجوہات، فطرت نگاری، طنز و ظرافت، حقیقت گوئی، تصور فن اور عشق رسول ﷺ وغیرہ جیسے مشترک موضوعات علامہ محمد اقبال اور سید محمد قاسم جلال کی شاعری میں جلوہ افروز ہیں۔علامہ محمد اقبال انسان کو خود شناسی کا درس دیتے ہیں۔جب انسان خودی کے مراحل سے گزر جاتا ہے وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب و کامران ٹھہرتا ہے۔ اپنی ایک نظم "جاوید کے نام" میں خودی کا درس دیتے ہوئے کہتے ہیں:

میرا طریق امیری نہیں فقیری ہے

خودی نہ بیچ غریبی میں نام پیدا کر

(کلیات اقبال، ص439)

اس موضوع پر ڈاکٹر سید قاسم جلال کا درج ذیل شعر علامہ اقبال کے شعر کی توسیع معلوم ہوتا ہے۔

خودداری مت بیچو ہرگز مت نیلام ضمیر کرو

ترکِ خیالِ تحصیلِ جاہ ومال وجاگیر کرو

(قندیل حق، ص65)

علامہ محمد اقبال کے تصور مرد مومن کے مطابق مرد کامل میں خودداری، فقر، صداقت، بہادری، جرات رندانہ، غیرت، تسخیر فطرت، رزق حلال کا حصول جیسے اوصاف پائے جاتے ہیں۔ علامہ اقبال کے بقول:

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت

یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

(کلیات اقبال، ص522)

ڈاکٹر سید قاسم جلال نے بھی مرد مومن کی صفات بیان کی ہیں۔ اس ضمن میں ان کا ایک شعر ملاحظہ فرمایئے:

جلال چار عناصر صفات مومن ہیں

حیا، کشادہ نگاہی، وفا، اولوالعزمی

(صور اسرافیل، ص56)

عہد حاضر میں بے حیائی، فحاشی، ریاکاری، انا پرستی اور نفاق کا چلن عام ہے۔ مغربی تہذیب نے مشرقی تہذیب کو اس قدر اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے کہ اتحاد اور یکجہتی کا تصور ہی نفی ہو گیا ہے۔ جبکہ برسوں پہلے علامہ محمد اقبال نے اس تہذیب اور نظام کی حقیقت سے یہ کہہ کر پردے چاک کر دیے تھے:

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیب حاضر کی

یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے!

(کلیات اقبال، ص274)

ڈاکٹر سید قاسم جلال کے ہاں بھی یہ موضوع پایا جاتا ہے۔ اس حوالے سے ان کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیے:

تو ہے دانا تو نئی تہذیب پر تکیہ نہ کر

نخل بے برگ و ثمر پر آشیانہ مت بنا

(پس ایں باید کرد، ص27)

اسی طرح ڈاکٹر سید قاسم جلال کی شاعری میں فکر اقبال سے مماثل متعدد امثال مل جاتی ہیں۔

وحید الزمان طارق (1954ء، گوجرانوالہ)

وحید الزمان طارق آج کل لاہور میں مقیم ہیں۔ اور اقبالیات کے فروغ کے لیے شب و روز کوشاں ہیں۔ آپ کی تاحال متعدد کتب شائع ہو چکی ہیں۔ آپ نے اردو اور فارسی زبان میں شاعری کی اور فکر اقبال سے بھی اثرات قبول کیے۔ آپ کی تصانیف میں "اہل فارس کی فکری و عملی میراث اور علامہ اقبال"، "اقبال نقش ہائے ہفت رنگ"، "عقابی روح"، "زمزمہ احوال"، "کپتان کا روزنامچہ" اور "آوائی دل" وغیرہ شامل ہیں۔ آپ علامہ محمد اقبال سے گہری دلی اور فکری رغبت رکھتے ہیں۔ اس تناظر میں آپ کی نظم "بیاد اقبال" کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ جس میں آپ نے علامہ محمد اقبال کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ قومی شاعری، خود شناسی، مرد کامل کے اوصاف، تصور شعر، امت مسلمہ کی زبوں حالی کا نوحہ اور علمی، ادبی اور معاشرتی زوال علامہ محمد اقبال اور وحید الزمان طارق کی شاعری کے مشترکہ موضوعات ہیں۔ آپ کے ہاں نہ صرف فکر اقبال بلکہ اسلوب اقبال اور بحور اقبال بھی ملتی ہیں۔ اس حوالے سے ڈاکٹر مقصود جعفری رقم طراز ہیں:

> "ڈاکٹر وحید الزمان طارق فکری اعتبار سے علامہ محمد اقبال کے مکتب فکر سے منسلک ہیں۔ آپ کی نظموں میں قومی درد کی تپش اور خلش موجود ہے۔ مرزا غالب اور علامہ اقبال کی بحور میں دل پذیر و فکر انگیز نظمیں آپ کے شعور کی پختگی اور استادانہ طرز تحریر کی غماز ہیں" (4)

ان کی شاعری کے مضامین، اسلوب، زور بیان اور موضوعات علامہ محمد اقبال کی شاعری سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اس حوالے سے فیصل عظیم لکھتے ہیں:

> "مضامین، اسلوب، زور بیان اور موضوعات کے اعتبار سے وہ اقبال سے شعوری طور پہ متاثر تو نظر آتے ہی ہیں۔ ان کی کتاب میں آپ کو اقبال کے لیے ان کی ایک طویل نظم بھی ملے گی۔ ان کے کلام میں اقبال کی بلند آہنگی بھی ہے اور فارسی آمیزی بھی" (5)

علامہ محمد اقبال نے اپنی شاعری میں مرد مومن کی جو خصوصیات بتائی ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ مرد مومن قرآن کا ترجمان ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر علامہ محمد اقبال کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیے:

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن

قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن!

(کلیات اقبال، ص522)

درج بالا شعر کی توسیع وحید الزمان طارق کے درج ذیل شعر سے یوں ملتی ہے:

مرد درویش کہ جو حامل قرآں ہو گا

بالیقیں ہمدم جبریل وہ انساں ہو گا

(زمزمہ ءاحوال، ص167)

علامہ محمد اقبال ادب برائے اصلاح اور ادب برائے مقصدیت کے قائل ہیں۔ انہوں نے فنون لطیفہ کو محض ذاتی خیالات، جذبات اور احساسات کا اظہار کا ذریعہ نہیں سمجھا۔ ان کے نزدیک اچھا ادب اجتماعی، معاشرتی، قومی اور مذہبی فلاح و ترقی کا ذمہ دار ہو تا ہے۔ وہ اپنے ایک شعر میں کہتے ہیں:

شاعر کی نوا ہو کہ مغنی کا نفس ہو

جس سے چمن افسردہ ہو وہ بادِ سحر کیا

(کلیات اقبال، ص581)

وحید الزمان طارق، علامہ محمد اقبال کے نظریہ فن سے اتفاق رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک ایسا ادب جو انسان کو افسردگی، اداسی، محرومی اور ناامیدی کی طرف راغب کرے وہ موثر اور کارآمد نہیں ہو سکتا۔ اس حوالے سے ان کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیے:

ہے جس کی نوا سے چمن افسردہ و ویران

وہ تلخ نوا مرغ، بہاروں سے الگ ہے

(زمزمہ ءاحوال، ص270)

ان کی نظم "سفیر مرغِ بسمل" پر بھی فکر اقبال کے اثرات نمایاں ہیں۔ انہوں نے مذکورہ نظم میں علامہ محمد اقبال کے مصروں اور اشعار کو بطور تضمین برتا ہے اور ان کے استعمال سے فکر اقبال کی توسیع کا کام لیا ہے۔

اکرم کنجاہی (1965ء، کنجاہ)

محمد اکرم بٹ المعروف اکرم کنجاہی کا تعلق گجرات سے ہے۔ لیکن آج کل کراچی میں مقیم ہیں۔ آپ نے 1984ء میں شاعری کا باقاعدہ آغاز کیا۔ شاعری کے علاوہ آپ نے تحقیق و تنقید اور دیگر اصناف میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ آپ کی شعری تصانیف میں "ہجر کی چتا"، "بگولے رقص کرتے ہیں"، "محبت زمانہ ساز نہیں"، "دامنِ صد چاک" اور "الوداع" وغیرہ شامل ہیں۔ آپ علامہ محمد اقبال سے گہری فکری رغبت رکھتے ہیں۔ اس حوالے سے آپ کی نظم "بیادِ اقبال" کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ جس میں آپ نے علامہ محمد اقبال کی شاعرانہ عظمت کا اعتراف کیا ہے اور ان کے افکار کو قوم کے لیے راہِ نجات قرار دیا ہے۔ عہدِ حاضر میں غربت، افلاس، عدم مساوات، لادینیت، ریاکاری، فریب، رشوت ستانی اور بدعنوانی جیسی برائیاں عروج پر ہیں۔ امت مسلمہ اغیار کے آگے کشکول اٹھانے پر مجبور ہے۔ اس کی وجوہات وہی ہیں جو علامہ محمد اقبال نے اپنے ایک شعر میں بیان کی ہیں:

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

(کلیاتِ اقبال، 204)

کسانوں کے مسائل، تصورِ جبر و قدر، تسخیرِ کائنات، عظمتِ انسان، حق گوئی، مغربی تہذیب کی مخالفت، طاغوتی طاقتوں کی ریاکاریاں، امت مسلمہ کا زوال، سماجی خرابیاں، سیاسی پروپیگنڈے کی مزاحمت، مذہبی انتشار، عالمی مسائل، تصورِ فن، مفلسی، اور فطرت نگاری جیسے مشترک موضوعات علامہ محمد اقبال اور اکرم کنجاہی کے ہاں نمایاں ہیں۔ اس ضمن میں اکرم کنجاہی کے چند اشعار ملاحظہ فرمایئے، جن میں فکرِ اقبال کی جھلک واضح محسوس ہوتی ہے:

یہ کیسا ہے نظامِ زندگی مفلس کے بچوں سے کھلونے چھین لیتا ہے کہانی چھین لیتا ہے

("محبت زمانہ ساز نہیں"، ص 76)

ہوتا نہیں سوچوں میں جو تعمیر کا جذبہ
افکار کی اک سمت بھی مثبت نہیں ہوتی

(ایضاً، ص 77)

اکرم جو کہا وقت کے حاکم نے سنو تو
انسان کی اس نسل کو طبقات میں رکھو

(ایضاً، ص 80)

علامہ محمد اقبال کے نزدیک جہان تازہ کی نمود افکار تازہ کے بغیر ناممکن ہے۔ شاعر اور ادیب کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی تخلیق سے معاشرے کی فلاح کا کام لیں۔ علامہ محمد اقبال کے نزدیک شعر و ادب معاشرتی انقلاب کا سب سے بہترین وسیلہ ہے۔ شعر و ادب کو اپنے عہد کا ترجمان ہونا چاہیے۔ علامہ محمد اقبال اپنے ایک شعر میں شاعری کی اہمیت کے متعلق یوں لکھتے ہیں:

گر ہنر میں نہیں تعمیرِ خودی کا جوہر

وائے صورت گری و شاعری و نائے و سرود

(کلیات اقبال، ص576)

شاعر کی ذمہ داری اور شاعری کی اہمیت کے متعلق اکرم کنجاہی کہتے ہیں:

کوئی شاعر نہ بولے گا زباں تاریخ کی بن کر

تو پھر نوحہ لکھے گا کون سوچو دور حاضر کا

("محبت زمانہ ساز نہیں"، ص99)

خیمہ زن ہے گھر میں تیرے بھوک بھی افلاس بھی

شاعر آشفتہ سر پھر شاعری کس کام کی

(دامن صد چاک، ص92)

علامہ محمد اقبال کی طرح اکرم کنجاہی بھی فرقہ واریت کے فتنے سے رنجیدہ ہیں۔ جس نے مسلمانوں کو تفرقے میں ڈال دیا ہے۔ ہر انسان اپنی خواہشات کا تابع ہے۔ اس ضمن میں اکرم کنجاہی کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے جو فکر اقبال کی یاد تازہ کرتے ہیں:

اپنے اپنے ہیں صنم خانے، خدا سب کے الگ

اپنی اپنی چاہتیں ہیں، دلربا سب کے الگ

ہر قدم پر ہر طرف ہی سجدہ گاہیں ہیں نئی

راستوں پر ثبت دیکھو نقش پا سب کے الگ

(دامنِ صد چاک، ص99)

علامہ محمد اقبال کے نزدیک تحرک اور جہد مسلسل زندگی کی علامت ہے۔ جبکہ جمود غفلت اور آرام شعاری موت کی علامت ہے۔ علامہ محمد اقبال کہتے ہیں:

سکون محال ہے قدرت کے کارخانے میں
ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں
(کلیات اقبال، ص148)

اکرم کنجاہی اس موضوع پر یوں لکھتے ہیں:

ایک مسلسل دوڑ ہے ہنگام صبح و شام کی
کس کو فرصت ہے بتاؤ دو گھڑی آرام کی
(دامن صد چاک، ص81)

ریاض راہی (1968ء، لیہ)

لیہ میں مقیم ریاض حسین راہی پیشے کے اعتبار سے معلم ہیں اور تاحال گورنمنٹ گریجوایٹ کالج لیہ میں بطور صدر شعبہ اردو تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اپنی شاعری کے آغاز میں آپ نے خیال امروہوی سے کسب فیض کیا اور اصلاح لیتے رہے۔ اوائل عمری سے ہی شعری ذوق کے مالک تھے، اس لیے زمانہ طالب علمی میں ہی شاعری کا آغاز کر دیا۔ آپ کے تاحال دو شعری مجموعے "شکست آرزو" اور "دیدۂ بے خواب" شائع ہو چکے ہیں۔ ریاض راہی بنیادی طور پر خیال امروہوی، مرزا غالب اور علامہ محمد اقبال کے نظریات اور افکار سے متاثر نظر آتے ہیں۔ جن کے اثرات ان کی شاعری پر واضح دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس حوالے سے پروفیسر شہباز نقوی رقم طراز ہیں:

"اقبال کے یہاں غزل عشق و محبت اور سرمستی کے معنوں میں لی جاتی ہے۔
بال جبریل کی غزلیں اس کی گواہ ہیں۔ ریاض راہی نے بھی اقبال کے اس
عشقیہ اسلوب کو بڑی خوبصورتی سے اپنی غزلوں میں استعمال کیا ہے۔۔۔
ریاض راہی نے اقبال، غالب اور خیال کے نظام فکر کے متعدد پہلوؤں کو اپنی
شاعری کے مزاج میں گوندھنے کی خوبصورت کوشش کی ہے۔"(6)

ریاض راہی کی شاعری روح عصر کی ترجمان ہے۔ آپ کے ہاں مشاہدہ حیات، طبقاتی استحصال، معاشرتی ناہمواریاں، انسان دوستی، موجودہ جمہوری نظام کی خرابیاں، درس اخلاقیات، سرمایہ دارانہ نظام کی مخالفت، تہذیب حاضرہ پر مغربی تہذیب کے اثرات، مذہبی اور ثقافتی گھٹن، سیاسی جعل سازیاں، مزدور طبقہ کی حمایت، مسلمانوں کی بدحالی، عالمی طاقتوں کی ظالمانہ پالیسیاں، عدم مساوات، اخلاقی قدروں کی پامالی، ملکی کمزوریاں، فنکار کا منصب اور فرائض، وطن پرستی اور قومی یکجہتی کا درس جیسے موضوعات ان کی شاعری کا خاصہ ہیں۔ علامہ محمد اقبال کی طرح ریاض راہی انسانیت کا درد محسوس کرتے ہیں اور بالخصوص مسلمانوں کی اصلاح اور فلاح کے خواہاں ہیں۔ ان کے ہاں علامہ محمد اقبال کی طرح انسانی معاشرہ کی تعمیر نو کی خواہش بھی ہے اور حسن و عشق کی رعنائیاں بھی، وہ سیاسی پروپیگنڈے سے واقف بھی ہیں اور مذہبی کشیدگی کے چشم دید گواہ

بھی، ان کے ہاں فرقہ بندی کی مزاحمت بھی ہے اور درس انسانیت بھی، ان کے ہاں فطرت کی پھلواریاں بھی ہیں اور طنز کے نشتر بھی، انہوں نے نا صرف فکر اقبال بلکہ اسلوب اقبال کے بھی اثرات قبول کیے ہیں۔ مثال کے طور پر علامہ اقبال کا ایک شعر ملاحظہ فرمایئے

حقیقت خرافات میں کھو گئی

یہ امت روایات میں کھو گئی

(کلیات اقبال، ص416)

ریاض راہی کے ہاں یہ موضوع یوں ملتا ہے:

اسباب تباہی تو کوئی اور ہیں راہی

کچھ بھی نہ ملا اپنی روایات کو رٹ کر

(شکست آرزو، ص84)

علامہ محمد اقبال مغربی تہذیب اور سرمایہ دارانہ نظام سے نالاں تھے۔ جس نے انسان اور اخلاقیات کو پامال کر رکھا تھا۔ اس لیے انہوں نے اپنے شاعری میں اس تہذیب کے عبرت ناک انجام کی پیشن گوئی یوں کی تھی:

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خود کشی کرے گی

جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا، ناپایدار ہو گا

(کلیات اقبال، ص141)

ریاض راہی اپنی شاعری میں اشرافیہ پر طنز کرتے ہیں اور انہیں تنبیہہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اے افلاک نشینو! آخر کب تک خیر مناؤ گے

وقت کا دھارا آیا تو تنکوں کی طرح بکھر جاؤ گے

(شکست آرزو، ص64)

ریاض راہی جمہوری نظام حکومت کے قائل ہیں۔ امریت اور ملوکیت کی سخت تردید کرتے ہیں۔ علامہ محمد اقبال کی طرح ان کے ہاں بھی شخصی نظمیں ملتی ہیں۔ ان کی نظم "مزدور کا نغمہ انقلاب"، "صبح بہار"، "حضرت بلالؓ حبشی اور حور بہشت" اور دیگر پر فکر اقبال کے جھلک واضح ملتی ہے۔ ریاض راہی کے چند اشعار فرمایئے:

نظام زر کا انوکھا یہ جبر ہے راہی

امیر شہر کی خاطر غریب مرتا ہے

(دیدۂ بے خواب، ص46)

میری آوازِ شاعری کو سمجھ

کارواں کے لیے درا ٹھہری

(ایضاً، ص69)

نہ احترام محبت نہ خوف عقبیٰ کا

مجھے بتاؤ تم اہل کتاب کیسے ہو

(دیدۂ بے خواب، ص77)

محمد ایوب صابر(1968ء،سیالکوٹ)

شہر اقبال(سیالکوٹ) میں مقیم نامور شاعر،ناول نگار اور مضمون نگار محمد ایوب صابر کی شاعری پر فکر اقبال کے اثرات واضح نظر آتے ہیں۔ان کی چار نثری تصانیف اور تین شعری مجموعے "اعزاز کی قیمت"،اذان سحر "اور" اسلاف کی دستک "شائع ہو چکے ہیں۔ایوب صابر نے علامہ اقبال کے پیغام کو آگے بڑھانے کی سعی کی ہے۔اس حوالے سے طارق محمود طارق رقم طراز ہیں:

"ایوب صابر ان چند خوش نصیبوں میں سے ایک ہے جس نے نہ صرف اقبال کی شاعری اور افکار سے بھرپور استفادہ کیا ہے بلکہ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے کلام کے ذریعے اقبال کے پیغام کو آگے بڑھانے کے عمل کو جاری رکھا ہوا ہے۔ایوب صابر کا ہر شعر غم دوراں خصوصاً مسلمان قوم کا مرثیہ پڑھتا اور اقبال کے افکار کو جدید لہجے میں بیان کرتا نظر آتا ہے۔"(7)

علامہ محمد اقبال اور محمد ایوب صابر کی شاعری میں جو مشترکہ موضوعات ملتے ہیں،ان میں اسلاف،خودی،اخلاقیات،عظمت انسان، تصور فن، قومی و سماجی مسائل،کسان اور مزدوروں کے مسائل،جبر و قدر اور فطرت نگاری وغیرہ شامل ہیں۔ایوب صابر کے ہاں اسلاف کے روشن ماضی اور کارناموں کا تذکرہ ملتا ہے۔مسلمانوں کے زوال کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنے اسلاف کی علم و شعور کی دولت کو گنوا دیا ۔بقول علامہ محمد اقبال:

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی

ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا

(کلیات اقبال،ص180)

ایوب صابر کے نزدیک اپنی تاجداری کو گنوانے کا ذمہ دار خود مسلمان ہے اس حوالے سے ان کا ایک شعر ملاحظہ فرمایئے:

خود گنوایا ہم نے اپنی تاجداری کا بھرم

بادشاہ جھکتے ہیں کب خدام کی دہلیز پر

(اسلاف کی دستک، ص56)

ایوب صابر علامہ محمد اقبال کی طرح مزدور طبقہ کی حمایت کرتے ہیں اور ان کے حقوق کی پامالی اور ان کے ساتھ ہوئے جبر و استحصال کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں۔ وہ سرمایہ داروں کے ظلم اور جابرانہ پالیسیوں کی پر زور مزاحمت کرتے ہیں۔ مزدوروں کی عظمت کے حوالے سے ان کا ایک شعر ملاحظہ فرمایئے:

سلام کرتا ہوں، مزدور کی میں عظمت کو

جو خوں بہاتا ہے کام کاج کی خاطر

(اسلاف کی دستک، ص100)

مزدوروں کے مسائل کے حوالے سے ان کے چند اشعار ملاحظہ فرمایئے:

چاروں جانب انسانوں کے، شور بلا کا ہے اب

اور اس شور میں دب جاتی ہیں مزدوروں کی آہیں

مہنگائی کی مار سے، غربت کے مارے پستے ہیں

تخت نشیں کو کون سنائے منشوروں کی آہیں

(ایضاً، ص101)

ایوب صابر کے ہاں احترام آدمیت بھی ملتا ہے اور خودی کا درس بھی۔ وہ انسان کو جستجو اور عمل کا درس دیتے ہیں۔ تاکہ انسان اپنی منزل مقصود تک پہنچ جائے اور اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ پاسکے۔ ایوب صابر مسلمان کی زندگی میں انقلاب کے متمنی ہیں۔ بقول علامہ اقبال:

دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر

نیا زمانہ، نئے صبح و شام پیدا کر

(کلیات اقبال، ص439)

اس موضوع پر ایوب صابر کہتے ہیں:

زمانہ تیری جانب آج بھی حیرت سے دیکھے گا

صدی ہے یہ نئی، اس میں نیا اعجاز پیدا کر

(اذان سحر، ص22)

ایوب صابر کے ہاں متعدد ایسی نظمیں اور اشعار مل جاتے ہیں جن پر فکر اقبال کی توسیع کا گمان ہوتا ہے۔ علامہ محمد اقبال وہ عالمگیر شاعر ہیں جنھوں نے پوری دنیا کو متاثر کیا۔ پاکستان کے مذکورہ بالا شعراء کے علاوہ دیگر متعدد شعراء کے ہاں بھی افکارِ اقبال اور اسلوبِ اقبال کا رنگ نظر آتا ہے۔ جن پر ایک الگ تحقیقی مقالہ لکھنے کی ضرورت ہے۔ مقالہ ہذا میں اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے چند شعراء کی شاعری کا فکرِ اقبال کی روشنی میں اجمالی جائزہ پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے تاکہ ناقدین، محققین اور قارئین کے لیے نئی راہیں کھل جائیں اور وہ افکارِ اقبال کے ساتھ ساتھ عہدِ حاضر کے شعری ادب سے بھی مستفید ہو سکیں۔

حوالہ جات:

1۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، "اقبال سب کے لئے"، (لاہور، الوقار پبلی کیشنز، 2006ء)، ص15،14

2۔ مقصود پرویز، "حرف نیاز" (پیش لفظ)، مشمولہ "غبار جنوں"، (کراچی، راحیل پبلی کیشنز، 2022ء)، ص5

3۔ شفیق الرحمٰن الہ آبادی، "اکیسویں صدی کا اقبال، ڈاکٹر سید قاسم جلال"، (کراچی، جہان اشاعت گھر، 2023ء)، ص14،13

4۔ مقصود جعفری، ڈاکٹر، "گلدستہ وجدان و عرفان"، مشمولہ "زمزمہ احوال"، (لاہور، حریت فکر پبلی کیشنز، 2023ء)، ص5

5۔ فیصل عظیم، "احوال۔ کچھ اظہار خیال"، مشمولہ "زمزمہ احوال"، ایضاً، ص16

6۔ شہباز نقوی، پروفیسر، "نئے امکانات کا شاعر"، مشمولہ "شکست آرزو"، (لاہور، ارباب ادبی پبلی کیشنز، 2005ء)، ص19،18

7۔ طارق محمود طارق، "انقلابی سوچ کا شاعر"، مشمولہ "اسلاف کی دستک"، (لاہور، دعا پبلی کیشنز، 2015ء)، ص15

بنیادی ماخذات

1۔ اکرم کنجاہی، "محبت زمانہ ساز نہیں" کراچی: راغب مراد آبادی اکیڈمی، 2004ء

2۔ اکرم کنجاہی، "دامن صد چاک" کراچی: رنگ ادب پبلی کیشنز، 2017ء

3۔ خیال آفاقی، "غبار جنوں"، کراچی: راحیل پبلی کیشنز، 2022ء

4۔ ریاض راہی، "شکست آرزو"، لاہور: ارباب ادب پبلی کیشنز، 2005ء

5۔ ریاض راہی، دیدۂ بے خواب"، ملتان: سخن سرائے پبلی کیشنز 2021ء

6۔ قاسم جلال، سید، ڈاکٹر، "صور اسرافیل"، کراچی: جہان اشاعت گھر، 2011ء

7۔ قاسم جلال، سید، ڈاکٹر، "قندیل حق" لاہور: ادارہ خیال و فن، 2021ء

8۔ قاسم جلال، سید، ڈاکٹر، "پس ایں باید کرد"، کراچی: جہان اشاعت گھر، 2022ء

9۔ محمد اقبال، علامہ، "کلیات اقبال (اردو)"، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، س۔ن۔

10۔ محمد ایوب صابر، "اذان سحر" لاہور: دعا پبلی کیشنز، 2010ء

11۔ محمد ایوب صابر، "اسلاف کی دستک" لاہور: دعا پبلی کیشنز، 2015ء

12۔ وحید الزمان طارق، "زمزمہ احوال"، لاہور: حریت فکر پبلی کیشنز، 2023ء

References:

1. Farman Fatehpuri, Dr., "Iqbal Sab Ki Li", (Lahore, Al-Waqar Publications, 2006), pp. 14, 15
2. Maqsood Parvez, "Harf Niaz" (Foreword), included in "Ghobar-e-Jinnu", (Karachi, Raheel Publications, 2022), p. 5
3. Shafiqur-ur-Rehman Ilahabadi, "Iqbal of the 21st Century, Dr. Syed Qasim Jalal", (Karachi, Gibran Ishaat Ghar, 2023), pp. 13, 14
4. Maqsood Jafari, Dr., "Guldasta Wijdan Wa Irfan", included in "Zamzama-e-Ahwal", (Lahore, Hurriyat-e-Fikr Publications, 2023), p. 5
5. Faisal Azeem, "Ahwal. Kuch Izhar Khayal", included in "Zamzama-e-Ahwal", also, p. 16
6. Shahbaz Naqvi, Professor, "The Poet of New Possibilities", including "The Defeat of Desire", (Lahore, Arbab Adabi Publications, 2005), pp. 18, 19
7. Tariq Mahmood Tariq, "Nqalabi Soch Ka Shaar", including "The Knock of the Ancestors", (Lahore, Dua Publications, 2015), p. 15